تلخیص زبدة الاتقان

ابو محمد
طلحہ عطاری

ابو مسرور
منصور رضا
عطاری انوپانی

مقدمۃ زبدۃ الاتقان

مأخوذ = عربوں کے اس مقولے فسرت الشئ اسے ماخوذ ہے
علم تفسیر کی تعریف = هو علم يبحث فيه عن احوال القرآن الكريم من جهة نزوله
ومعانيها المتعلقة بالاحكام وغير ذالك
كمكية او مدنية ونحوه. كسنده وادائه والفاظه
موضوع = مذکورہ حیثیت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کا کلام اس کا موضوع ہے
فائدہ = قرآن کے معانی کے فہم تک پہنچنا اور اس فہم کے بعد اس میں موجود احکام پر عمل کرنا
ثمرہ = مضبوط رسی کو مضبوطی سے تھام لینا اور دونوں جہانوں میں سعادت کے حصول کی
کامیابی حاصل کرنا
واضع = اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے نبی ہیں لہٰذا تو یہ علم الٰہی بھی ہے اور علم نبوی بھی ہے
استمداد = ایک تو خود قرآن سے سنت سے اور عربی اسالیب
مسائلہ = اس قرآن سے جو احکام عقائد و مسائل میں مواعظ حاصل ہوتے ہیں
نسبتہ = یہ دینی علوم میں سے ایک ہے بلکہ دینی علوم کا رئیس ہے کیونکہ یہ کتاب اللہ
سے ماخوذ ہے اور ثبوت کے بعد شمار کیے جانے میں یہ علم اسی پر موقوف ہے
فضیلت = یہ ہے کہ یہ تمام علوم سے زیادہ شرف والا اور زیادہ جلیل القدر ہے کیونکہ
علوم کا شرف علوم کے موضوعات کے شرف سے ہوتا ہے اور اس علم کا موضوع سب سے زیادہ
جلیل القدر اور سب سے زیادہ شرف والا ہے۔

بیان الحاجۃ = جہاں تک اس علم کے ضروری ہونے کا تعلق ہے تو یہ علم - قرآن کے فہم سے
متعلق ہے اور قرآن شرعی احکام پر مشتمل ہے جن کے فہم پر ابدی سعادت کا مدار ہے اور یہی مضبوط ذریعہ
اس کے بارے میں ہدایت صرف مہربان اور باخبر ذات کی طرف سے حاصل کی جاسکتی ہے یہاں تک کہ صحابہ
کرام جو فصاحت میں بلند مرتبے کے مالک تھے اور جن کے باطن نبوت کے انوار سے روشن ہیں وہ اکثر
نبی اکرم کی طرف رجوع کیا کرتے تھے تاکہ ان چیزوں کے بارے میں سوال کر سکیں جن سے انہیں واقفیت حاصل
نہیں ہو سکی اور جن امور تک ان کا فہم نہیں پہنچ سکا جیسا کہ سفید دھاگے اور سیاہ دھاگے کے بارے میں
حضرت عدی بن حاتم کا واقعہ پیش آیا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم بھی اسی چیز کے محتاج
میں جس کی ضرورت صحابہ کو تھی بلکہ ہم کو تو زیادہ ضرورت ہے ۔

قرآن = لغوی اعتبار سے لفظ قرأ سے ماخوذ ہے جس کا مطلب جمع کرنا ہے اور عرف میں اس سے مراد
وہ کلام ہے جو ہمارے آقا پر نازل کیا گیا جس کی ایک سورۃ بھی معجزہ ہے

سورت = قرآن کا ایک جملہ ہوتی ہے اس کی کم از کم مقدار تین آیات ہیں اور اس سورت کا مخصوص
نام ہوتا ہے اور نبی اکرم کے بتانے سے ہے تاکہ اس نام کے ساتھ اس سورت کا ذکر کیا جائے اور مشہور ہو

آیت = سورت کا ایک جملہ ہوتا ہے جس میں فصل کے ذریعے امتیاز کیا جاتا ہے اور وہ فصل
وہ کلمہ ہوتا ہے جو آیت کے آخر میں ہوتا ہے

وجہ تسمیہ = قرآن پاک کو مکمل کر دیتا ہے اس وجہ سے اسے علم تفسیر کہتے ہیں ۔

کب حاصل کرنا ضروری ہے = قرأت تفسیر سے پہلے حاصل کرنا ضروری ہے ۔

لفظ کے عموم کا اعتبار ہوگا یا سبب کے مخصوص ہونے کا اعتبار ہوگا

مشہور اور زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ
لفظ کے عموم کا اعتبار کیا جائے گا اور حکم اس صورت کے علاوہ کو بھی شامل ہوگا جس سبب کی وجہ سے وہ حکم نازل ہوا ہے کئی آیات مخصوص اسباب کی وجہ سے نازل ہوتا ہے لیکن اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ اپنے مخصوص اسباب کے علاوہ دوسری صورتوں کی طرف بھی متعدی ہوتا ہے جیسے ظہار کے حکم کے متعلق سلمہ بن صخر کے بارے میں نازل ہوا لیکن اس کا حکم ان کے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی شامل ہو گیا۔ لیکن جو حضرات لفظ کے عموم کا اعتبار نہیں کرتے وہ اس کا جواب یہ دیتے ہیں وہ۔ یہ اور ان جیسی دیگر آیات کسی دوسری دلیل کی وجہ سے اس اصول سے خارج ہوتی ہے امام سیوطی فرماتے ہیں۔ صحابہ کا عمل [] معین فرد کے بارے میں نازل ہونا عمومیت نہیں ہے۔

=> قرآن کا کچھ حصہ ایسا ہے جس کا نزول تکرار کے ساتھ ہوا ہے۔ اس کی کئی حکمتیں ہیں (1) وعظ ونصیحت کرنا (2) صورتحال کا تقاضا (3) نازل شدہ آیت یا حصہ میں موجود اضافی فضیلت کا اظہار کرنا۔ روح سے متعلق آیت سورۃ فاتحہ اور اخلاص شامل ہے۔

=> قرآن کے حفاظ۔ عبداللہ بن مسعود، معاذ، سالم، ابی بن کعب

ابلعی = فارسی = پانی کا راستہ یا پانی کا آہستہ آہستہ انڈیلنا
اب = اہل مغرب = گھاس
اناہ = اہل مغرب = کسی چیز کا پکنا
ابلعی = حبشی زبان = نگلنا
الأرائک = حبشی زبان = تخت
اواہ = حبشی زبان = صاحب ایقان شخص
اخلد = عبرانی زبان = ٹیک لگانا
استبرق = عجمی زبان = موٹا ریشم
اسفار = سریانی زبان = کتابیں
اصری = نبطی زبان = عہد
اکواب = نبطی زبان = پیالے کوزوں

لفظ کو مقدم کرنے کے اسباب: (1) تبرک = لشھد اللہ انہ ... الخ (2) تعظیم = من یطع اللہ والرسول

(3) تشریف = ان المسلمین والمسلمات (4) کثرت = فمنکم کافر ومنکم مؤمن (5) ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی = الھم ارجل یمشون بھا ام لھم ایدی یبطشون بھا

عام = عام وہ لفظ ہے جو بغیر حصر کے اپنے لائق اور مناسب معانی کا احاطہ کرتا ہو۔

(1) کل جب مبتدا ہو = کل من علیھا فان (2) ای اور من یہ ہر حالت میں عموم کیلئے شرطیہ ہو یا استفہامیہ = ایاما تدعوا

(3) صیغہ جمع جب مضاف ہو = یوصیکم اللہ فی اولادکم (4) اسم نکرہ سیاق نفی اور نہی میں واقع = فلا تقل لھما اف

(5) نکرہ جب سیاق شرط میں واقع ہو = وان احد من المشرکین استجارک

مجمل = مجمل اس کلام کو کہتے ہیں جو واضح طور پر دلالت نہ کرے

نسخ = نسخ کا لغوی معنی تو زائل کرنا ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں شریعت کے ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم جاری کرنے کا نام نسخ ہے۔

وقوع نسخ کے جواز پر اختلاف = نسخ کے جواز پر امت مسلمہ کا اجماع ہے جبکہ یہودیوں کا خیال ہے کہ نسخ سے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بدائی خرابی اور قباحت لازم آتی ہے

لہذا اس کے جواز کا قول نہیں کیا جا سکتا۔

سنت نبوی سے قرآن کا نسخ = ناسخ قرآن کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ قرآن کا ناسخ صرف قرآن ہی ہو سکتا ہے = علماء مفسرین فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی مثل اور اس سے بہتر قرآن ہی ہو سکتا ہے نہ کہ کوئی دوسری چیز۔

(10-03-2020)

زبدۃ الاتقان

سوال ①: مکی اور مدنی سورتوں کی تینوں تعریفات تحریر کریں؟

جواب: اہل علم کے نزدیک مکی اور مدنی سورتوں کی تین اصطلاحات ہیں اور وہ یہ ہیں۔

① جو ان میں سب سے زیادہ مشہور ہے وہ یہ ہے کہ جو آیات ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہوں وہ مکی اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہوں وہ مدنی ہیں۔

② مکی اس کو کہتے ہیں جو مکہ میں نازل ہوئی ہوں خواہ ہجرت کے بعد نازل ہوئی ہوں یا پہلے مدنی وہ ہے جس کا نزول مدینہ طیبہ میں ہو اس اصطلاح کے سبب ایک واسطہ ثابت ہوا جو سفروں نازل ہو اس پر نہ مکی کا اور نہ مدنی کا ثبوت ہوگا۔

③ مکی وہ سورۃ یا آیت ہے ~~جو مکہ میں نازل~~ جس میں اہل مکہ سے خطاب ہو اور مدنی وہ جس اہل مدینہ سے خطاب ہو۔

سوال ②: مکی اور مدنی سورتوں کی علامات تحریر کریں؟

جواب: ① جس میں یاایھا الذین آمنو سے خطاب نہ ہو اور یاایھا الناس سے خطاب ہو وہ مکی اور سورۃ حج میں اختلاف ہے۔

② ہر وہ سورۃ جس میں کلا ہو وہ مکی ہے:

~~③ جس آیت میں~~

③ جس سورۃ میں حضرت آدم اور ابلیس کا قصہ ہے وہ مکی ہے البتہ سورۃ بقرہ اس سے مستثنیٰ ہے

④ جس سورۃ میں منافقین کا ذکر ہو وہ مدنی ہے البتہ عنکبوت اس سے مستثنیٰ ہے

ہشام بن عروہ اپنے والد سے راوی انہوں نے بیان کیا جن میں حدود فرائض ہے وہ مدنی ہے اور سابقہ قرون کا ذکر ہے تو مکی ہے

ج۔ مکی اور مدنی کے فوائد یہ ہیں (1) ناسخ اور منسوخ کی معرفت (2) قرآن کی ترتیب کی معرفت ہوتی ہے
معرفت ہوتی ہے

س۔ سب سے پہلے قرآن میں کیا نازل ہوا۔

ج۔ 4 قول ہیں (1) سورۃ العلق (2) مدثر (3) فاتحہ (4) تسمیہ

= پہلے جو مکہ میں نازل ہوئی سورۃ العلق اور آخر میں سورۃ المؤمنون۔ پہلے مدینے میں سورۃ البقرہ یا مطففین نازل ہوئی آخر میں سورۃ براءۃ

= نزول قرآن کی دو قسمیں ہیں (1) ابتدائی (2) واقعہ یا سوال کے بعد

= معرفت اسباب نزول کے فوائد یہ ہیں (1) حکم کے مشروع ہونے کی حکمت کا علم۔
(2) معانی قرآن کو سمجھنے کیلئے ایک قوی طریقہ اسباب نزول کا علم ہے +

= موافقات عمر میں آیات (1) مقام ابراہیم (2) ازواج کو پردہ (3) ازواج کی ناراضگی

صحابہ میں سے مشہور قاری: عثمان (1) علی (2) ابی (3) زید بن ثابت (4) ابن مسعود (5) ابو درداء (6) موسیٰ اشعری (7) رضی اللہ عنہم

متواتر: وہ قرآن جس کو ایک ایسی جماعت نے نقل کیا ہو جس کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو اور تمام ناقلین کا سلسلہ اول سے آخر تک ایسا ہی رہا ہو۔ اکثر قراءتیں ایسی ہیں

مشہور: وہ قراءت جس کی سند صحیح ہو اور وہ درجہ تواتر تک نہ پہنچی ہو لیکن عربیت کے موافق اور مصحف کے رسم الخط کے مطابق ہو۔ قراء کے نزدیک مشہور ہو غلط شمار نہ ہوئی ہو اور شاذ بھی نہ ہو اور اس کی قراءت بھی ہوتی ہو۔

الآحاد: وہ قراءت کہ جس کی سند تو صحیح ہے لیکن اس میں عربیت یا رسم الخط کی مخالفت پائی جاتی ہے یا مذکورہ بالا قراءت کے برابر مشہور نہیں اور نہ اس کی قراءت کی جاتی ہے۔

شاذ: یہ ایسی قراءت ہے جس کی صحیح سند ثابت نہ ہو اس کے بیان کیلئے مستقل کتابیں تالیف ہوتی ہیں

مدرج: یہ ایسی قراءت ہے جو دوسری قراءتوں میں تفسیر کے طور پر زیادہ کر دی گئی ہو

س۔ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کو ایسے طریقہ پر نازل کیا گیا ہے کہ اس میں ایک لفظ کو کئی طریقوں سے ادا کرنے کی وسعت آسانی اور گنجائش رکھی گئی ہے لیکن اس کے باوجود کہ ایک لفظ کو مختلف وجوہ اور کئی طریقوں سے ادا کرنا جائز ہے تاہم یہ اختلاف وجوہ 7 کے عدد سے تجاوز نہ ہو =

تجوید = سے مراد حروف کو ان کے حقوق اور ترتیب دینا ہے اور حروف کو اس کے مخرج اور اصل کی طرف لوٹانا ہے اور ہر حرف کو ادا کرتے وقت اس کی مخصوص ہیئت کو کسی اسراف یا حقی افراط اور تکلف کے بغیر عمدگی سے ادا کیا جائے۔

قرآن کے تحمل کی دو صورتیں

(1) استاد کے روبرو خود پڑھنا (2) استاد کی زبان سے روایت کے الفاظ کی سماعت کرنا

تحقیق = یعنی یہ کہ مد کے اشباع ہمزہ کی تحقیق حرکات کو پوری طرح ادا کرنا۔ اظہار اور تشدیدوں کی ادائیگی میں پورا اعتماد ہونا۔ حروف کو واضح طور پر ایک دوسرے سے الگ الگ کرنا بعض حروف سکتہ ترتیل وغیرہ میں بعض سے جداگانہ طور پر مخرج سے نکالنا دوسرے حرف کی حدود سے خارج بنانا اور بغیر کسی قصر اور اختلاس کے اور متحرک کو ساکن بنانے یا اس کو مدغم کر دینے کے وقف جائز مقامات کا لحاظ رکھ کر ایک حرف کو اس کے پورے حق کے ساتھ ادا کرنا۔ یہ بہائیں زبان کی ریاضت اور الفاظ کی درستی اور استقامت سے حاصل ہوتا ہے۔

حدر = قراءت کی دوسری کیفیت حدر ہے اور حدر ایسی قراءت کو کہتے ہیں جو تیزی سے پڑھی جائے اور اس میں روانی ہو اور اس کے اندر قصر اسکان اختلاس بدل ادغام کبیر اور تخفیف ہمزہ وغیرہ امور میں جو روایت صحیح سے ثابت ہیں و عجلت کی جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ اعراب کی رعایت اور الفاظ کی صحت ادا کی محافظت نیز حروف کو ان کی جگہوں پر برقرار رکھا جاتا ہے یہ نہیں کہ حروف مد کی کشش چھوڑ دیں یا حرکات کا اکثر حصہ ظاہر کرنے سے گول کر جائیں یا غنہ کی آواز کو بالکل اڑا دیں یا ان امور میں اس قدر تفریط اور کمی کریں کہ قراءت کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیں اور اس کی صحت ہی جاتی رہے۔

تدویر = قراءت کی یہ قسم پچھلی دونوں اقسام یعنی تحقیق اور حدر کے مابین متوسط کرنے کا نام ہے۔

قراءت کو جمع کرنے پر تحقیق و ارتقاء کی ۵ شرطیں ہیں

(1) حسن الوقف (2) حسن الابتداء (3) حسن الاداء (4) عدم ترکیب (5) رعایۃ الترتیب

تلاوت کے آداب (1) وضو کرنا مستحب ہے (2) پاک صاف جگہ میں پڑھنا (3) قبلہ کی طرف منہ کرنا (4) مسواک کرنا (5) تعوذ پڑھنا (6) بسم اللہ ہر سورۃ کی ابتدا میں پڑھنا علاوہ توبہ (7) ترتیل سے پڑھنا (8) معانی میں تدبر کرنا (9) رونا مستحب ہے (10) خوبصورت آواز سے قرآن پڑھنا سنت ہے۔

اونچی آواز سے قراءت = بعض حدیثیں بلند آواز سے جبکہ بعض پست آواز سے قراءت کرنے کی متقاضی ہے۔ تطبیق = ریاکاری یا کسی کو اذیت کے وقت آہستہ مستحب ہے اس کے علاوہ میں جہر افضل ہے

تلاوت قرآن کے پسندیدہ اوقات = نماز کے اوقات ① رات کا وقت ② صبح کا پہلا پہر ④ مغرب اور عشاء کے درمیان = سال کے دنوں میں سے عرفہ، جمعہ، پیر، جمعرات پسندیدہ دن ہے

اقتباس = کسی شعر یا عبارت میں آیت مبارکہ یا حدیث پاک کا حوالہ دیے بغیر کوئی آیت یا حدیث یا ان کا کچھ حصہ تضمین کر لینے کو اقتباس کہتے ہیں۔

اقتباس از قرآن حرام ہے = اقسام ثلاثة ① مقبول = وہ اقتباس ہے جو مواعظ خطب اور مدائح اور عہد ناموں میں لیا گیا ہے۔

② مباح = وہ اقتباس جو غزلوں قصوں اور خطوط میں ہو

③ مردود = کی دو قسمیں ہیں ① اس کلام کا اقتباس کرنا جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے کوئی بشر اس کو اپنی ذات کی طرف نسبت کر کے بیان کرے ② کسی آیت کی ہزل کے مضمون میں تضمین کی جائے

اعراب القرآن کے معنی = یہ ہیں کہ اس کے الفاظ کے معانی کی معرفت حاصل کرنا =

غرائب الفاظ = یوسوسون = یہدقون = یعمھون = یتمادون = بلاء = نعمة

مطہرۃ = من القذر والاذی = الامانی = احادیث = فومها = الحنطة

قرآن میں غیر عربی الفاظ = ائمہ لغت کا اختلاف ہے جمہور ائمہ کی رائے یہ ہے کہ قرآن میں غیر عربی الفاظ کا وقوع نہیں ہے = بعض ائمہ لغت کا بیان ہے کہ یہ تمام الفاظ خالص عربی زبان میں ہے مگر عربی وسیع زبان ہے اسلئے جلیل القدر علماء بھی اس کے بعض الفاظ کا علم نہیں رکھتے تھے =

ابلعی - فارسی لفظ ہے = پانی کا نگلنا یا آہستہ آہستہ پانی اندر لینا ہے =
اب = اہل مغرب کی زبان ہے = گھاس ہے = ابلعی = حبشی زبان کا لفظ ہے معنی نگلنا = اخلد = عبرانی زبان میں ٹیک لگانا = الارائک = حبشی زبان میں تخت کیلئے = استبرق = عجمی زبان معنی موٹا ریشم
اسفار = سریانی زبان معنی کتابیں = اصری = نبطی زبان معنی عہد = اکواب = نبطی زبان میں کوزے = اناہ = اہل مغرب کی زبان میں کسی چیز کا پکنا = اواہ = حبشہ زبان میں صاحب ایقان شخص

صنعت استخدام = یہ ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہوں ایک معنی اس لفظ سے مراد لیے جائیں
اور دوسرے معنی اس ضمیر سے مراد لیے جائیں جو اس کی طرف راجع ہے۔

= جمع ذوالعقول میں عام طور پر جمع کی طرف ضمیر الجمع ہوتی ہے چاہے قلت ہو یا کثرت مگر ازواج مطہرہ
میں واحد کیونکہ مطہرات نہیں فرمایا۔ مگر غیر ذوالعقول کی جمع کی صورت میں غالب یہ ہوتا
ہے کہ جمع کثرت کیلئے واحد اور قلت کیلئے جمع لاتے ہیں۔

نکرہ کے اسباب = (1) وحدت کا ارادہ ہو (2) نوع مراد ہو (3) تعظیم (4) تکثیر (5) تحقیر
(6) تقلیل۔

معرفہ لانے کے اسباب = (1) ضمیر لانے کے ساتھ اس لیے کہ
اس کا مقام متکلم مخاطب یا غیبت کا مقام ہوتا ہے (2) علمیت کے ساتھ تاکہ اس کو ابتداءً
ایسے اسم کے ساتھ جو اس کے لیے مخصوص ہو بعینہ سامع کے ذہن میں حاضر کر سکیں یا تعظیم
یا اہانت کے لیے جہاں اس کا علم ان باتوں کا تقاضا کرتا ہو (3) اشارہ کے ساتھ تاکہ معروف
کو محسوس طور پر مصنف وارے کے ذہن میں حاضر کر کے پوری طرح ممیز کر دیا جائے (4) اسم موصول

= قرآن میں جہاں کہیں بھی ارض کا لفظ آتا ہے مفرد ہی آیا ہے بخلاف السموت
کے کہ سماء کسی جگہ مفرد اور کسی جگہ جمع کے ساتھ آیا ہے = الریح۔ الریح
جب رحمت مراد ہو وہاں جمع اور جہاں عذاب مراد ہو وہاں ریح واحد آتا ہے

= نور کو ہمیشہ مفرد اور ظلمات کو جمع لایا گیا ہے علت یہ ہے کہ حق کا راستہ
ایک ہے جبکہ باطل کے راستے متعدد ہیں۔ سمع اور بصر = سمع مفرد اور بصر جمع
آیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سمع پر مصدریت غالب ہے لہذا اس کو مفرد لائے ہیں
اور اس لیے کہ وہ اعضاء جارحہ یعنی ظاہری اعضاء میں مشہور ہے اور اس لیے بھی سمع
سے اصوات کا تعلق ہے جو ایک ہی حقیقت رکھتی ہے جبکہ بصر کا تعلق رنگوں اور
کائنات کی دیگر اشیاء سے ہے جو مختلف حقیقتیں ہیں۔

وجوہ = وہ مشترک لفظ جو کئی معانی میں استعمال ہو جس طرح لفظ امۃ ہے

نظائر = متحد اور ہم معنی الفاظ کو نظائر کہتے ہیں

الہدیٰ یہ لفظ سترہ معانی کے لیے آتا ہے (1) ثابت (2) بیان (3) دین (4) ایمان

رسل اور کتب

محفوظہ (10) سنت (9) توحید ~~[illegible]~~ (8) تورات (7) قرآن (6) دعا (5)

سوء = (1) نشہ (2) عقر (3) زنا (4) بہتان (5) شرک (6) قتل (7) عذاب

الصلوٰۃ = (1) پانچ نمازیں (2) نماز عصر (3) نماز جمعہ (4) جنازہ (5) دعا (6) دین

رحمت = (1) اسلام (2) ایمان (3) جنت (4) بارش

فتنہ = (1) شرک (2) گمراہ کرنا (3) قتل (4) معذرت (5) قضا (6) امتحان

روح = (1) امر (2) وحی (3) قرآن (4) جبرائیل (5) روح بدن

ذکر = (1) ذکر لسان (2) حفظ (3) بات (4) قرآن (5) شرف (6) عیب

= قرآن مجید کے مفاہیم اور معانی و مطالب جاننے والوں کی شرائط (1) سب سے پہلے تو اس شخص کے لیے جس کلمہ کو وہ مفرد یا مرکب قرار دے کر اعراب دینا چاہتا ہے اعراب دینے سے پہلے اس کا معنی سمجھنا ضروری ہے (2) مقتضائے مناسبت کی رعایت (3) عرب کو حذف کا اصول کم نہ ہو اور توضیحات اور لغات سے شاذ سے اجتناب (4) ظاہری طور پر لفظ جتنی وجوہ کا احتمال رکھتا ہو وہ ان تمام کا احاطہ کرے (5) رسم الخط کی رعایت (6) الفاظ زائد کا اطلاق جتنا نہ